

حاشیہ امام رضاؑ

الاتقان فی علوم القرآن

از۔ علامہ دراں، مفسر و محدث عظیم علامہ جلال الدین سیوطی

خواجہ نام نامی عبدالرحمن ہے لیکن اپنے لقب جلال الدین سے دنیا میں علم و ادب میں مشہور ہیں اپ کے والد کا اسم گرامی ابو بکر محمد کمال الدین تھا۔

دریائے نیل کے مغربی کنارے پر عہد قدیم میں ایک قصیر سیوط کے نام سے مشہور تھا۔ علامہ عبدالرحمن جلال الدین سیوط ۶۷۰ھ میں پیدا ہوئے مصر میں اس وقت مسلمین عبادیہ مصر کا اقتدار تھا اور علامہ کے والد مرحوم سلطان المستنصر کے دامن سے والبتر تھے اس کی آماليتی کے فرائض چونکہ انجام دے چکے تھے اس بناء پر وہ آپ کی بہت قدر کرتا تھا۔ علامہ سیوطی نے بذکر امیر المسلمين قائم پامر اللہ بیان کیا ہے کہ میرے والد خلیفہ مستوفی کے انتقال کے بعد زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہے ہے صرف چالیس دن کے بعد بعد القائم پامر اللہ اخنوں نے انتقال فرمایا، گویا فرم ۶۵۰ھ میں، جبکہ علامہ سیوطیؒ کی عمر صرف ۲۰ سال تھی۔ علامہ سیوطیؒ نے المتوكل علی اللہ ابوالعز کے عہد تک کے حالات تاریخ الخلفاء میں لکھے ہیں، اور خود لکھا ہے کہ "یہ آخری حال ہے جو میں اس تاریخ میں تحریر کر سکا ہوں" المتوكل علی اللہ کے بعد اس کا فرزند یعقوب تخت نشین نہوا جس کو المتوكل نے اپنی زندگی بھی میں المستمسک باللہ کا خطاب دے کر ولی عہد بنادیا تھا۔ علامہ سیوطیؒ نے اس امیر المسلمين کے عہد میں ۶۹۱ھ میں وفات پائی، المستمسک باللہ کا انتقال ۶۹۲ھ میں ہوا اس کے تین سال بعد متوكل علی اللہ نالتھی تو قی ۶۹۳ھ پر حکومت عبادیہ مصر کا خاتم ہو گیا۔

علامہ سیوطیؒ صافی ہی تھے کہ آپ کے والد کا انتقال ہو گیا۔ لہذا تھیلی علم کے شیخ کمال الدین ابن الہمام حنفی سے اکتاب کیا اور آٹھ سال کی عمر ہی میں حفظ قرآن کی سعادت سے بہرہ انزوں ہوئے شیخ شمس بیرagi اور شیخ فرمائی حنفی کے سامنے بھی زائزے تلمذ طکیا۔ بہت سی کتابیں پڑھیں شیخ کے احاتہ

میر شیخ شہاب الدین استار مساجی، شیخ الاسلام علم الدین بلقیسی، علامہ تشرف الدین الغاوی اور علامہ محی الدین کافیجی کے نام صفحہ نمبر ہیں، آخر ان ذکر علماء کافیجی کی خدمت میں چودہ سال تک مسلسل حاضر ہے۔

تحصیل و تکمیل کے بعد ۱۸۷۸ھ میں (۲۲ سال کی عمر میں) انشاء کا کام شروع کیا اور ۱۸۸۴ھ سے املاحدیث کا بھی شرف آپ کو حاصل ہوا، علامہ حسن المحافظہ میں خود فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے ست علموم یعنی تغیر و حدیث، فقہ، نحو، معانی بیان اور بدیح میں تبحر عطا فرمایا ہے، آپ نے خود اپنی دعا کے باسے میں لکھا ہے کہ "میں نے حج کے موقع پر آب زمزم پیا اور یہ نیت کی کہ فقہ میں مجھے شیخ سراج الدین بلقیس کا اور حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانی کا رتبہ مل جائے۔"

قوت حافظ | آپ کی قوت حافظہ نہایت قوی تھی۔ چنانچہ آپ نے خود فرمایا ہے کہ مجھے دُولاکہ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ احادیث اور ملیتیں تو ان کو بھی یاد کر لیتا۔ جب آپ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو آپ نے درس و تدریس، افتاء، قضا وغیرہ کی مصروفیات ترک کر دیں تجداد اور گوشنہ نشینی کو اختیار کر لیا۔ تصنیف و تالیف، ریاضت و عبادات اور رشد و تبدیلت میں باقی زندگی گزار دی۔ آپ نے ۳۲ سال کی عمر پائی اور ۱۸۹۱ھ میں ایک معمولی مرض یعنی ہاتھ کے درم نے اس قدر نزد اختیار کر لی۔ کاسی مرض میں آپ کا انتقال ہوا اور طبقات الخلفاء تیاتیخ خلفاء میں حق تعالیٰ سے آپ نے جو دعا کی تھی وہ پوری ہو گئی اور سیوطہ ہی میں دفن کئے گئے۔ علامہ سیوطیؒ درباری الحجنوں اور رلیثہ دو اینوں سے بیشتر الگ تھلگ رہے، چونکہ آپ کی پورش سلطان وقت کے زبر عاطفت ہوئی اس لئے آپ ذریعہ معاش کی فکر دن سے آزاد رہے۔

علامہ سیوطیؒ کا علمی تربیہ | علامہ سیوطیؒ ایک جامع علوم شخصیت تھے، آپ مفسر بھی تھے اور محدث۔ بھی ایک بالغ زگاہ نقیہ بھی تھے اور متجر علم علوم قرآن و طبقات نگار و موسخ ذیشان۔ آپ کثیر التفاسیف بزرگ تھے جس کی صراحت آئندہ کی جائے گی۔ آپ نے عمر کا بیشتر حصہ تحصیل علم میں صرف کر دیا۔ کئی کئی سال تک ایک ایک استاد کی خدمت میں بغرض استفادہ حاضر ہے، آپ کے

اساتذہ و شیوخ کی فہرست بہت طویل ہے جسن المخاضرہ میں صرف ایسے اساتذہ اور شیوخ کا آپ نے ذکر کیا ہے جس نے کے عساکر برسوں سینے کا تغافل ہوا ہے جس طرح ان کے اساتذہ کو کام مشہور زمانہ بزرگ تھے اسی طرح علامہ سید ابو طیبؒ کے شاگردوں نے بھی بڑی شہرت پائی، ملا علی قاری ان میں سفرہ فہرست ہے۔

تصنیف و تالیف کا آغاز حسن المخاضرہ میں علامہ سید ابو طیبؒ کہتے ہیں کہ میری عمر کا ۲۰ سال کی تھی تب میں نے قرآن شریف حفظ کیا، اس کے بعد میں نے کتاب العدة انج الفقة اور الحدیث مالک کو حفظ کیا، میری علمی مشغولیت کا آغاز ۱۸۷۴ھ (پندرہ سال کی عمر) سے ہوا، فتوہ اور حجت کی تاذی ایک جماعت شیوخ سے پڑھیں علم فرقہ شیخ شہاب الدین الساری سے پڑھا ۱۸۷۶ھ کے آغاز میں مجھے عربی کی تذہیب کی اجازت ملی اور اس سال میں نے تالیف و تصنیف کا آغاز کیا، میں اول میں نے شرح استعازہ و لسمۃ اللہ تالیف کی۔ یہ میری پہلی ادبی و ندوی تالیف ہے، اس کی اطلاع میں نے اپنے استاد شیخ عالم الدین بلقینی کو دری اور الحنو نے اس پر تقریظ لکھی، شیخ بلقینی کی صحبت میں وہ کہیں نے مزید علم فقہ حاصل کیا اور جب تک وہ حیات تھے میں ان کی صحبت میں رہا، شیخ کی وفات کے بعد میں ان کے فرزند کی صحبت میں رہا اور علامہ بلقینی کی کتاب تدریب میں نے انہی سے پڑھی ۱۸۷۸ھ میں محمد بن فتویٰ نویسی کی اجازت مل گئی۔ حدیث شریف اور عربی ادب کی شیخ امام تقی الدین الشبلی حنفی کی خدمت میں رہ کر چار سال تک موازنیت کی اس عرصہ میں میں نے شرح القیہ و زخم الجواب مرتباً کی اور علامہ تقی الدین الشبلی نے اس پر تقریظ لکھی، شیخ جب تک بقید حیات تھے ان سے استفادہ کرتا رہا شیخ کی وفات کے بعد میں استاد محبی الدین الکافی کی خدمت میں ہم اسال تک رہا، اس سے تفسیر عربی ادب وغیرہ کی تعلیم حاصل کی، اس کے بعد میں شیخ عفیف الدین حنفی کی خدمت میں حاضر ہوا اور دہان تفسیر کشاف کے بہت سے درس دیئے، تو شیخ تلویح، تلخیص المعقلاً اور عقد (موہفہ) پر حل شیئے لکھے، ۱۸۷۹ھ میں تصنیف و تالیف کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو گیا تھا۔ اس وقت (نکملہ حسن المخاضرہ کی تالیف) تک میری تالیفات تین سو پیس اور یہ تین سو کتابیں، ان کتابوں کے

علاوه ہیں جن کو میں نے تالیف کے بعد قلمزد کر دیا۔ شرحتے المحدثین کا کام شروع کیا، اللہ تعالیٰ نے ان سات علموم میں مجھ کو تمہر عطا فرمایا ہے۔ رام تفسیر (۲) حدیث (۲۳) فقرہ (۲) نحو (۵) معانی (۴) بیان (۴) بیع علامہ مسیو طوی کی تصنیف

| جیسا کہ میں شروع میں عرض کر چکا ہوں، علامہ مسیو طوی کی شخصیت سب سے علم و فتوح کی اجامع تھی۔ بہت نے علوم عقلی و فلسفی پر ان کو کامل و سنتگاہ حاصل تھی، ہر قلمی متعلق اور ارشادی سے گھیرتے تھے، اندھیات کے اکثر اہم موضوعات پر انہوں نے قلم الھایا لئے اور حق یہ ہے کہ جو یادگاری پر بعد چھوٹ کے ہیں، وہ بہت ہی بلند پائیں اور گرانگایا ہے، سب سے پہلے مناسب علمعلوم ہوتا ہے کہ ان کی ایک بے مثال تصنیف کا ذکر کیا جائے اور وہ ہے الاتقان فی علوم القرآن وہ ہر چند کہ یہ کتاب ان کی مشہر و مبسوط اور ضخیم تفسیر جمیع البحرين، مطلع البدین کا مقدمہ ہے جس کا سال تصنیف ۱۹۷۸ء ہے ایک اللہ اکبر اس شان کا مقدمہ کہ بجائے خود علوم قرآن پر ایک جامع اور مبسوط تصنیف کی خدمت سے مشہور ہے اور قبولیت کا شرف حاصل ہے، علامہ نے اس میں صورت میں شرحتے ہوئے پاکستانی حکیم پہنچا یا نام مفتریں و مخدشین نے اس پر تفاوت کیا ہے کہ علوم قرآن پر سب زیادہ جامع کتاب الاتقان ہے لیکن علامہ زکشی کی اس موضوع پر کتاب البرہان کا جملہ قائم ہے وہ اس سے چھیتا نہیں جاسکتا۔ جبکہ علامہ مسیو طوی نے خود اس کا اقرار کیا ہے کہ انہوں نے الاتقان کی تصنیف میں "ابرہان" نے استفادہ کیا ہے۔

تفسیر الاتقان یا الادارع علوم القرآن کے بعد علامہ کی تفاصیر کا ذکر ضروری ہے، جیسا کہ میں ایضھی عرض کر چکا کہ یہ علامہ کی تفسیر جمیع البحرين و مطلع البدین کا مقدمہ تھا ایکن پہلے علامہ نے اس کو "ابحیر فی علوم التفسیر" کے نام سے موسوم کیا تھا ایکن علامہ زکشی کی تصنیف "ابرہان" جب لظر سے گزری تو انہوں نے اس پر نظر ثانی کی اور بہت سے تغیر و تبدل کے بعد الاتقان کے نام سے موسوم کیا اب جمال تفسیر قرآن پر ان کی تصنیف کی تعداد بیتیس بتائی جاتی ہے، لیکن ان کی مشہور تصنیفات صرف یہ ہیں۔

المنشور في تفسير ما ثور، ترجمان القرآن (پارچہ جلدوس میں)، الکلیل فی استنباط التنزیل، بباب المنقول
فی اسیاب النزول، الناسخ والمنسوخ، مفہمات القرآن، مبہمات القرآن، اسرار التنزیل (سورہ براثۃ تک)
علامہ جلال الدین محلی کی ناتمام تفسیر کا تکمیلہ یعنی تفسیر جلاین (نصف اول) بحوبت مشہور و مقبول ہے۔

حدیث شریف | علامہ سیوطیؒ کو نوبی اور دسویں صدی ہجری کے مشہور حمدشین میں شمار کیا جاتا
ہے، حدیث شریف کے موضوع پران کی مبسوط و فتحیم تاییف جمع الجواعہ ہے،
یہ صحاح ستر اور دس مسانید پر مشتمل ہے، خبر متواتر پران کی تاییف الازہار المنشورة فی الاخبار المتواترة ہے۔ مجمع
بخاری پران کی تعلیق "التوضیح علی الجامع الصیح" ہے۔ صحاح سترہ میں سے بعض کتب کی شرح بھی لکھی ہے۔
موطا امام مالک رضی کی شرح کشف الغلط کے نام سے لکھی۔ طبقات پران کی مشہور کتاب ذیل تذکرہ "المخافاظ" ہے۔

طبقات المفسرین | یہ طبقات المفسرین کے نام سے مشہور ہے، مفسرین پران کی ایک اور کتاب
قدیم مفسرین کے حالات پر مشتمل ہے،

طبقات الخلفاء | تاریخ الخلفاء اس موضوع پر علامہ کی بہت ہی مشہور کتاب ہے، اس کے علاوہ
طبقات پر آپ نے بہت سی کتابیں یادگار چھوڑیں ہیں جن کی صراحت علامہ نے
"تاریخ الخلفاء" کے مقدمہ میں خود کر دی ہے۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم | الخصال علی الحجری، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی بہی
ایک کتاب ہے اور اس میں آپ نے حرف مجررات خیر الورسی
صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال تحقیق و تحقیق کے ساتھ لقید سئیں پیش کیا ہے، انساد کی خصال علی الحجری
کی پر سطر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی شیفتگی اور محبت کی آئینہ دار ہے۔

اب آپ علامہ سیوطیؒ کی مشہور زمانہ بلند پایہ کتاب "الاتفاق" پر امام احمد فنا قادر اللہ رضا
کا حاشیہ ملاحظہ کر جائے۔

حَوَّلَتْنَاهُ لِلْفَارَقِ فِي عِلْمِ الْقُرْآنِ لِلشَّيْءِ

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٢٧. قولهم في سورة محمد الخامس - فيه تفسير القراءة دبيان التجويد ١٢

قوله ثم قل إلهي ثم ليس فم الغفار ثم الملكة - اوى سورة المجنون ١٣

قوله ثم لم يجع ثم ملئ ثم الروافدة ثم طبعهم الفخرا - اوى سورة مرثى ١٤

قوله ثم صدر ثم الفصل ثم بس السراويل ثم بوس ثم بود ثم بوص - اوى سورة العنكبوت ١٥

قوله ثم حمسق ثم حم الزخرف ثم الرخان - اوى سورة الزورا ١٦

قوله ثم سمال ثم عم بنس ، دون ثم العازمات - اوى سورة العنكبوت ١٧

قوله ثم الفصال ثم البر عذر ثم الرحمن ثم الإنسان ثم اللهaci - اوى سورة محمد صلى الله عليه وسلم ١٨

قوله فنزلت آلم غلت الرؤم الى قوله - اقول تبرأوا مني وارتكبوا أعلم ان انفاسه للتحليل

التفصيف اوى من اجل ذلك كان نزول بذلك الاداريه كيف وان الاداريه انها وحدت با

ذ المؤمنين فبحرون يومئذ نبهر الرؤوف ذلك يوم بدء الرؤوف ١٩

٢٠. قوله في سورة الوداع - اقول في مجده العظيم الوداع كانت الشخص في العمل

فعلى ربه كملكون العمل في الصيف على هوى عرقها الفيا ٢٠

٢١. قوله من زين جرحه وافرجه من مطرق عطية - بلطفه نعمون ٢١

٢٢. قوله او اخرج ابن انسه في المعاطف من وجہ آخر - وفي المعاطف من الفصل

از زانه من فهائل على كرم اربه تعالی ووجهه اخرج ابن ابي داود عن محمد بن شرين

قال لما قرئ في رسول المرصد اربه تعالی على علميه وسلم الباقي على عن بعثته ابی بلبرضی الله

تعالی اغشاها تلقيه ابی بلبرضی تعالی اکبر بست رامان تعالی للاد دلکن آنست لدارتی

بردال ادازه الصلاة حصه اربع القرآن فزعوا زانه بكتبه على تبريله غالبه محمد

- ١٧٣ بن سيرين مو اخبت ذلك الكتاب ما ن فيه العلم اهله ١٥
قوله لذلك عذراً ألم آية حبنت وفتحت - سير المارد حليم لما ياتي في الله خلدة صحيحة حبيب
نعم هو ضرب الكنفيسن ١٦
- ١٧٤ قوله وقيل دامت وثلا دون - والذي تفرق عنها حضنا عن فرائنا وسبع وثلا دون
أو بحسبه آلاف وما تسعين أو ثمان وثلا دون على الاختلف في سورة الانعام
انها مائة وخمسمائة وستين او سبع وستين ١٧
- ١٧٥ قوله كذلك جبنت - قللت قدر دمي منه ابرز رعنه والبوحاتم دبر فلذب الحال إنما الى الى الى
قوله وله عن ابن عباس رضي الله عنهما عن هـ - آفر ص ١٨
- ١٧٦ قوله واذا شر لذا التواتر في محرف - انظر ما ياتي عن في التبية الدول ١٩
- ١٧٧ قوله كقرارات الخزاعي - المذكور في الصفع - الاضفة ٢٠
- ١٧٨ قوله ما لتعلق في بعض الكتب القدمة - في الكتاب الحادي عشر لتفصيل الخاتمة ٢١
- ١٧٩ قوله قد صح عن ابن عباس رسود النثار - قول ابن خجنة باب حل لابيل لابيل
الدي قال المربي بكر العلوم في فوات الحمدوت ٢٢
- ١٨٠ قوله مسند شجب قراءته باتقى - لاباس بادارة القراءة ٢٣
- ١٨١ قوله قل واما البعض احسن - قلت كم بل واما قد رکع ٢٤
- ١٨٢ قوله انها عجم بسكر - وعلمه شيء في الدارك وحكى اشتقا قه بلطفة - قبل ٢٥
- ١٨٣ قوله وكلما فيم الزور - كان الادوي ان يقول عمل ما فيه من ذر نفط الزور ٢٦
- ١٨٤ قوله من الزينة - كان الادوي ان يقول كلما فيم من ذكر از زينة فسائى ار السلامة ٢٧
- ١٨٥ قوله وادا اخلو الي تشيا طين - اقول شبلين الآن نام ٢٨
- ١٨٦ قوله اللاح سد اللاح تدفع زوجا غيره في النما بع ٢٩
- ١٨٧ قوله اذا بلغوا النها بهم الحليم - اقول وهي متلهم زوجا غيره سلطة الوطني در

۱۲) قوله و ملیح اصل فواید نما اصیل حکم علی انسان
و بیر و کھل ما ویر من الظیات و النور - ای کھتیعنی و الا نا خذیل از نور و طاویل ما بیدعی
بدر لعنی کفر و رنای نماید فی الظیات و قوله شاید و التقویت و نور
شتر و نیشن - ای منیبا لله فیکر کفر و رنای شتر الان از ما اکفره لاله علی کفر و
شاید و فنار و از دجالت ۱۳)

۱۵ فرآذان شم و مهر زلک

۲۳۷ تو را ناری میخواست میخواست میخواست میخواست
از خود بگیرد از خود بگیرد از خود بگیرد از خود بگیرد

قوله منه نظر مکان نیست و الحضور والخبر بسوار داشتند - فی المقاموس عنده مطری
المکان دلایل مابین اهدی آنچه الراس بحسب مانع از این است که اینه البیت و عذر الصلیح اهدی خواهد
و قریب من شنیده بیشتر علیهم انهم اکسلو اعنده می خواستند همچنان که عذر می خواستند
مالی ملا ماجر می خواستند و ملا عالی بعنه کفایت می خواستند می خواستند می خواستند
فی المقامی فی الحال عذر اعنده خواستند و لشیان المقام سیس لیا جایست و ذره غافل اخیر است
عذر از عذر اعنده ای ای فی غریب دیگر عنده ای ای فی حکم و راصم

ن دره الخواص للخريجى الهمد ۱۵۲
اعْ قُولَه اوجا و م حضرت صدورهم - و قُولَه تعاذه و سعى اذا جا و حما اى و نز
نخ ت هم من فضل تعاليمه معمز - له الا بوعب کا

وَلِمَا مَنَّا لِرَضِيَّنْ حَرَقَهُ افْلَامَ وَبَرِّيَّنْ قَوْلَهُ تَسَاءَلَ كَوْكَهُ
الْجَرِيَّدَهُ اكْلَهُتَهُ بَرِّيَّنْ لِتَنْزَهَ الْجَرِيَّدَهُ تَسَاءَلَ قَلَهُ لِوَسَهُمْ مَكْلَهُونْ حَرَكَهُ

رَحْمَةً إِذَا لَمْ يَسْكُنْ خَشْبَهُ الْأَنْفَاقَ وَكَانَ الْإِنْسَانُ فَتَوَرَّا ١٥
قُولَهُ تَذَهَّبَا بِهِرْبِ صَمَالَقَدْمٍ كَمَا قُولَهُ دَالَّا قَرْبٌ عِنْدِي فِي الْجَوَابِ عَمَّا مُضِيَ وَعَمَّا يَأْتِي
جَمِيعًا أَنْهَا أَقْوَالُ غَيْرِ الْمُحْصُومِ وَلَمْ يَرِدْهُ مُحْصُومٌ مِنْ سَهْرِهِ وَالثَّرْمُ فِي الْإِنْسَانِ يَدْعُوهُمْ
فَسِيمٌ دَلْوَمٌ قَبْلِ الْحَفْبِطِ وَأَنْ شَبَّتْ نَفْتَسَمْ وَشَبَّتْ نَلَسَمْ تَوْكَالٌ وَرَشْحٌ دَادِرَا أَنَّ
الشَّيْطَانَ يَلْقَى فِي قَرَارَاتِ الْمُحْصُومِ فَتَسْعَ رَبِّهِ مَا يَلْقَى الشَّيْطَانُ وَرَبِّكُمْ رَبِّيَّهُ مُخْرِجٌ
الْمُحْصُومِ أَوْ حَيْثُ بَذَلَكَ وَقَدْ الْقَلْعَةُ الْوَجْهِ حَتَّى يَنْزَلَ لِنَسْبَهُ مَا الْقَلْعَةُ سَعَ إِنَّ الرَّبِّ
قَدْ كَمْلَهُ وَلَا يَمْلَأَنَّ أَنْ يَلْقَى الشَّيْطَانَ شَيْئًا مِرْدَبْعٍ مِلْأَهُ الْمُؤْمِنِ وَأَنَّهَا يَرْوِجُ عَلَيْهِ دُرْبَالْهِ
الَّذِينَ فِي قَلْوَبِهِمْ رَغْبَهُ دَبَّدَ الْقُرْآنَ نَاطِقٌ لَقَفَا فَنَصَرَ فِي كُلِّ مَا يَخْتَاجُهُ الرَّبِّ فَلَمَّا يَكُنْ
الْمَسَاغُ لِلْأَنْفَاقِ وَالْمَلْهُونَ وَالْمَحْدِيثُ عَلَيْهِ أَيْ دَرْجَهُ كَانَتْ مِنَ الْقُوَّةِ ثَرَدًا فَأَمْرَتْهُ
الْقُرْآنَ وَالْقُرْآنَ يَلْهُو بِمَا لَهُ نَزَّلَنَا الذَّكْرُ وَأَنَّا لَهُ حَفْظُوْنَ وَقَدْ وَرَقَ
الْمَهْدَهُ وَهُدَهُ فَهَلْ تَرَى شَيْئًا فِي تَلَكَ الْأَنَارِ لِهَا أَثْرَنَهُ سَهْفٌ أَوْ قَبْوِلٌ مِنْهُ مِنْهُ وَالْوَلَهُ ۝
قُولَهُ لَانْ سَكُونَ الرِّيحِ عَذَابٌ دَنْدَهٗ - أَقْوَلَهُ لَانْ كَوْنَهُ بَعْدَهُ بَابًا كَانَتْ هِيَ رَحْمَةٌ

فَنَدَخْرَجَتْ فِي الْعَامِدَةِ ١٤

٤٣

قُولَهُ تَمْ أَنْتُمْ بِهِ ذَلِكَ طَيْرَتُونَ - وَلَسِينَ الْمُوتَ نَائِيَادِ الدَّسْتَرِ أَكَلَ الْأَخْفَى ۝
قُولَهُ تَمْ نَنْتَمِ بِوْمِ الْقَبْرِيَّةِ تَبْحَزُونَ - وَلَسِينَ الْبَحْثِ شَكَرَ دَالَّا سَنَدَهُ أَفَا الْأَنْهَى زَرْجَرَةً دَاهِدَةً
فَادِدًا هَمْ بِالسَّاَفَرِ تَهْرَّبٌ ۝

قُولَهُ دَالَّوْنَيْنِ هَمْ بِاَيَاتِ رَبِّهِمْ بِوْمَنَوْنَ - أَقْوَلَهُ بَانَ الْأَشْفَاقَ نَابَتْ دَالَّا بَيَانَ تَهْبَهٗ
بِجَدَ الدَّيَاتِ فَأَفَمِ ۝

٤٤

قُولَهُ مِنْ أَبْنِ عَبَاسِ مَرْوُعَةً - أَيْ لَسَنَهُ صَحْفَ كَلَابَاتِ آخْرَهُ ۝
قُولَهُ بَخْرَهُ دَاخْرَجَ أَبْنِ أَبِي حَاتِمٍ مِنْ طَرْقَ الْجَوْفِ - لَسِينَ فِيهِ فِي أَدْمَنِهِ هَمْ دَيَانَ لَغْهَهُ ۝
قُولَهُ أَنْ جَهْرَهُ بَخَاجَ أَلِي تَاوِيلَ - قَرَالْبَلَهُ الْأَمَامَ الْبَقِيَ فِي لَهَابِ الْأَسْعَادِ الْمَهَادَةِ ۝

بما يحيى وشفي والحمد لله رب العالمين

١٢) قوله تعالى المبلون في سنت ثالث - أقول قبح بنت المقدس سنة مائة وسبعين وسبعين
الموحدين كان الباقي في الكامل داماً الموحدين فقد تفهم صفة علامة فتح بن حبيب في مائة وسبعين
سنة ففلا مذهب إلى حد من الإمام الخزني حتى عنه المجري في ذلك الانتهاء جرى قال ابن
خلكان أبو محمد الجويني بذلك الاستدلال توفي في ذي القعدة شهرياً ثمانين وثمانين كذا قال
الصحابي في كتاب النذيل وقال في الأدلية الشهري أربعمائة وثلاثين واربعين كذا فيما صدر في
تواتر عليه روى به لهران مبلغ دوقيه كما قال في كتاب الإمام الشيرازي لا الإمام بحري
قوله للإمامية إلى مراده تبعاً له هذه المرة - دقول الحموي له طه خطا على السبيل فان بحري
اعداً للمحروف الاربعين عشر سو و٦٦ بل يكررها زيراً بسبعينات الامم واد اشاري اليوم ١٣٢٩
دلاناً زيريد بالحرف الكلمات وبـالغایا اربعين - مشردة ودعا العرو استخلافه

وسرور در حضر دان والمرجع العلم ١٢

١٣) قوله تعالى وقل وقل الواحد بنا علو - قبله في الكبير الغایا من حيث امر واد اشاري تبصر تغول تغا وجو

بومثنة نافرة الى رها نافرة ١٣

١٤) قوله ان تفاني لائل لائمه لائمه نفي اللامية - أقول انه المعنى شهادة المحقق خالص
فأذهب من هذا بأن البرية في التفهيم الماء بواسط جها كما بنبه في هذا بسخين السجده عن
ذلك أقول ويعذر له # تفاني روبه وتجداد جم لنفس وسوان في صنفات جيعا اد المع
البرية في صل الظرف الغافر الظلم الهنية وقد ينا شدة ذلك في هذا بأن قطع العون

١٥) امامته سبقه السمعي السمعي السمعي السمعي السمعي السمعي السمعي السمعي السمعي
١٦) قوله بما آخر اللام عطف - ليس بما لأن يشتمل التقد وذلك بيان زيريد

١٧) قوله بل على السمعي اللام اللام لا يمكن - في ذلك ظاهر غير غير " "

١٨) قوله لما آخر اللام اللام في جواب كوال - أقول لما استقيم بـ جعل استطاع أهلها

صفة فريدة امامي كان جواب اذا لا يهم الظاهر بل ما لا يخفى ومحض ذكر من ان فيه
حكمة بالغة تكمن في المخمر والرتوشة اعلم ١٥

١٦ قوله من فرعون الساج - ابي نعيم بن ابرعن ابن عباس ولقد سمعنا بذلك
من العزاب المهاين من فرعون ١٦

١٧ قوله دينها ديني اميرنا قول الماء - اقول وسما قول الماء حسنة فرج العجب
ففتحها فيه من روحنا بالفوج فرج المرأة والفتير لفوح معنى فرج العجب
على ماء عليه المحفوظون ولذلك يذكر كذا نداء في الزمان الانتفع ١٧ ثم ظهرت محمد الله تعالى
شال آخر وهو قوله تندى ووصينا الا فسان بوالديه احساناً افلام في الزمان
طلقا اسلوان ملائكة حسن اذا بلغ انتدلاه وبلغ اذ يعين سنة الاداره الفهارس
من بين الناس مراوا بالفرد العامل اعني المدقق الامر في المعاشر عنده ١٨

١٩ قوله يوم الشادي يوم تولون - بذادان كان كهياً ونظر عليه وزن الحج للآن المفروض
معه شمس وزنه فحوالي ناعلات مثقالا سيل ما علات انه بالسوان نون تدبرين
كلبة عند الورب سيس ولا يجعلونه الامر لجا فتهبها بيت نام وزنه مفهول وفاصلات
معا عليل - ناعلاتن - باسباع نون مدبرين صده اخر و در هضره مكتوف و ازيداه
لذك سو الفر سالم و به و زن سوارن للحرب ١٩

قوله عطارة عن الملائكة - سباتي الانوار على المطلق لفظ المقادير ٢٠

٢١ قوله يا المنقوص المسووف - اقول به ايجي و من دون مناسبة الفيالقول تدل
حيث دعوة الداع ٢١

قوله دالليل اذا ليس - اقول نظره متعدن ذلك مالنا سنته بغ ٢٢

قوله باعراض الله في ملائكة - لم ي Herb في اسره لفظ الغرض ٢٣

قوله قال اليقى يعني اصول الحكم - من المعارض من عليه ٢٤

قوله ثم اردع علوم التلذذ الفرمان - ثم اردع عنوم القرآن المفصل ثم اردع علوم المفصل فاتحه - الكتاب فمن علم تفسيره كان من علم تفسير جميع الكتب المترفة او في السبق في الشعب وهذا اكثري في رستم باشا نشريل ١٦
قوله حرم بهذه اللغة انها صحيحة في الام - الذي في الاكيل رواه بهذه اللغة ان الدران في الادى سطح من حدثت عائشة رضي الله تعالى عنها ١٧

١٨ قوله دا سخن حرام به حلقة - في النشريل وستون حجر جون ١٢
١٩ قول و الفرآية فيه الفتح والفتح - اى باعتبار التوارة وباعتبار حروف الكتابة ثم نظر على قول لحريل ١٣

قوله ما سلككم ولا عينان - ويدرك كل المزوت دينكم عند ما يحضر الجبنة ستدلا على الامام ولم يدرك ان لا يخدم في صورة الادعاء ثم يقى امثال ذلك كثمت بباله او اى انه كنت من الخاطئين فان اجيب بان المراد في حلقة واحدة والفتح المتصل بها بجزء لم يتم بذلك في السماح حتى ولا ريح حتى الا ان يقال المراود ثم اعجم و هنها خصوص ما في كلمة واحدة ١٤

قوله اوضح شهادات متوالية - وست لامات متواترة غلا للذين وتمان بهمات آه هم صدق محتوى دلت ذالات والقرآن دلي لذكر ١٥
قوله ولقد زرب يا السما يا البدنيا يا الله اعلم - على قراءة ادئم الدليل في الرأى در

١٦ قوله يكذا السما يا ابرهيم ارجيم - به امن خطه وانما السمع دموا به يكذا السما ابرهيم ١٦
١٧ قوله وذلك ان الله قال ثواب ~~الجحود~~ دنونه اليك مبارك بيد بر دا آياته -

معنى انه بلا فادر و بعد اسبي سعد في للطبقات و اخرج الحطيبي في رواة مالك من روى عمر قال اعلم من التفقره في رفته من زينة لما فتنها بمحظى ما ١٨

١٩ قوله قد يكون ما قصده والفتح - الذين رأوا معانى المعتقد بهما انفسهم ١٩

قوله في الدريل والمدلول وتقديره في حقها - في الدريل حيث علو المراد أو حملوا على غير المراد وفي المدلول حيث كان ما قصد به في النفي أو الالتباس باطله في نفي

ساقطه انظر من عدم دلالته القرآن عليهما

قوله فاند من اخطأوا فيها - في صورة السورة ١٢ في صورة المثل ١٥
مثلاً قوله لا يحمل تفسير المتن فيه سقراط الا سنته - صحيحاً من ثلات نعم من مصادرنا

نعم قوله لكلارية سخون الف فهم ١٣

نعم قوله نفعك في نبذ الكتاب ١٤

نعم قوله في كنز الله - نفعك في نبذ الكتاب

نعم قوله من أبي مالك - نفعك في جليل مشهور كتبية زعم الوزرعة انه لا يسعه دعاؤ ابن معين

السمة مفرزة الرحمن ١٥

نعم قوله ذنائب اهنا عمرو والنبية ان تكون ذكرها سلبا ١٦

نعم قوله وستي نعمل وافرج الداعي - ونعمل شدة خرين كثير من المظنو لذلت ١٧